

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ع؎) — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ - لاہور } ایڈیٹر
پادری ایچ - ای وایلی صاحب
ایمپرس روڈ - لاہور } مینجر

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام مینجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے۔ تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۲۹ جولائی ۱۹۲۷ء | نمبر ۳۰

تنظیم المسیح فی النظم الصحیح

گذشتہ سے پیوستہ

۸۵ لاچار بے اُمید مگر با صد آرزو — لایا پسر کو شافیٔ مطلق کے روبرو
تھا عارض کلام بایں طرزِ گفتگو — میں تھک گیا ہوں کرتے تکاپو و جستجو
اس بدمرض کے اہلِ ہنر کچھ نہ کر سکے — شاگرد آپ کے بھی مگر کچھ نہ کر سکے

---

۸۶ طرز یہ لہجہ میں جو تھی معروض مدعا — سُنتے ہی آل مسیح خدا وند نے کہا
بے اعتقاد قوم اور اے مطلب آشنا — کب تک کہوں میں۔ خیر اسے میرے پاس لا
یہ کب سے اس مرض میں شوریدہ حال تھا — کی عرض باپ نے۔ کہ وہ جب خرد سال تھا

---

۸۷ اس پر خلل مرض کا کروں عرض کیا میں طور — پانی و آگ دیکھ کے ہوتا ہے اس کا دور
اس کے بدن پہ ظلم مری جان پہ ہے جور — حامی سوا حضور کے میرا نہیں ہے اور
اچھا کرینگے آپ یہ ایماں ہے آپ پر — مشکل جو آدمی پہ ہے آساں ہے آپ پر

---

۸۸ مرگی زدہ کے سُن کے یہ حالات دردناک — جن کے سبب سے باپ کا ہوتا تھا سینہ چاک
چلتی تھی تلو چھائی تھی درد کی جس خاک — چوے ہیں اُس نے اب قدم آستان پاک
جس کے رحم رحمتِ عالم کو آگیا — ترس اُس پہ ابن حضرتِ آدم کو آگیا

---

۸۹ امراض مہلک کے وبائی ہے جنکا نام — ہوتے ہیں کیڑے کہتے ہیں یہ ڈاکٹر تمام
مرگی بھی ایک خاص ہے ان میں وبائے عام — اس میں بھی کرم کا ہے معرفت بیان کلام
یہ روح ہیں وہ اصل خدا کے کلام میں — پاتے ہیں ڈاکٹر جنہیں کیڑوں کے نام میں

---

۹۰ گونگی تھی اور بہری بھی یہ روح بد صفات — سنتی کسی کی اور نہ کہتی تھی اپنی بات
لیکن اب اُسکے آگے تھے خلاق حیات — گوش و زبان حال جو دے بہر کائنات
اُس نے کہا عدم سے آ۔ آیا وجود میں — آ۔ بے نشاں نمود میں آیا نمود میں

---

۹۱ چاروں طرف مسیح کے جب ہو گیا ہجوم — جیسے کہ ماہتاب پہ ہالہ کریں ہجوم
فرمایا اُس نے روح سے اے روح نجس و شوم — آ باہر اس مریض سے گرد اسکے پھر نہ گھوم
پاتے ہی حکم روح بد اس سے نکل گئی — مردہ سا اس کو کر گئی صورت بدل گئی

---

۹۲ انجانوں نے یہ جانا کہ بیجان ہو گیا — گھر سونا جیسے باپ کا سنسان ہو گیا
پہلو میں اُس کا قلب پریشان ہو گیا — سودائی سمجھے بے سروسامان ہو گیا
لیکن وہ اُٹھا سنتے ہی اعجاز کا کلام — معجز نما تھا صاحب آواز کا کلام

---

۹۳ اب شارعِ شرائع نے مجمع کو دیکھ کر — موسٰے سے ہمکلام ہوا تھا جو طور پر
مانند شمس ہو کے سر کوہ جلوہ گر — شاگردوں کو سکھایا جو تھے یار ہوں قمر
وہ ہے مبارک آج جو دل کا غریب ہے — خوش آسماں کی سلطنت اُسکو نصیب ہے

---

۹۴ وہ ہیں مبارک جو ہیں غم سے دلفگار — ہوگی اُنہیں تسلی و تقویت و قرار
ہونگے مبارک آج حلیم اور بُردبار — وارث زمیں کے ہونگے وہی مرد خاکسار
وہ ہیں مبارک آج جو ہیں رحم دل بشر — اُن پر بھی چشم رحم سے کی جائیگی نظر

٩٥ وہ ہیں مبارک آج جنہیں بھوک اور پیاس
ہے راستی کی ہونگے وہ آسودہ بے قیاس
وہ ہیں مبارک آج ہیں دل جنکے پاک صاف
دیکھینگے وہ خدا کو پہنچتے ہی اُس کے پاس
بانیِ صلح نیک و مبارک ہیں خیر خواہ
بیٹے خدا کے ہیں وہ نہیں اس میں اشتباہ

٩٦ وہ ہیں مبارک آج ستم دیدہ گو کہائیں
جو راستبازیوں کے سبب سے ستائے جائیں
ہے آسماں کی سلطنت اُنکی اُسے وہ پائیں
آرام پاتے ہیں وہی تصدیعہ جو اُٹھائیں
وہ ہیں مبارک آج کہ جب میرے واسطے
دُکھ پائیں۔ بیخ دیں تمہیں سب میرے واسطے

مسیحی کلیسیا کی مشکلات کا حل

ہم مسٹر تہالچند صاحب کے مشورہ کے لئے متشکر گذار ہیں۔ آپ نے ذیل کا بیان بغیر عنوان بھیجا۔ اسے سمجھنے کے لئے عنوان مافوق ہم نے بڑھایا ہے دیہاتی مسیحیوں کی مشکلات کا جو حل آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ پورے حل کا ایک حصہ ہے۔ جس کے ساتھ ہمیں اتفاق ہے۔ ایڈیٹر

پنجابی مسیحی کلیسیا کا بہت سا حصہ دینی و دنیاوی تعلیم کی کمزوری کے باعث سخت غفلت میں پڑا ہؤا ہے۔ اور کلیسیا کی یہ حالت دیکھکر جو شیطان شیر ببر کی طرح خدا کے بندوں کا مخالف ہے۔ بُرا دانہ بیج رہا ہے۔ اور کڑوے دانے کی تیاں دیکھکر خدا کے خادم پکار کر رہے ہیں۔ اگر کلیسیا غفلت سے بیدار نہ ہو تو وہ اپنا کام جو خداوند نے اس کے سپرد کیا ہے خداوند کی مرضی کے مطابق انجام تک نہ پہنچا سکیگی۔ میری ناقص رائے میں خادمانِ دین کا سب سے اوّل اصول اپنی خدمت میں قوم کو تعلیم دینا ہونا چاہئے۔ تاکہ خداوند کی کلیسیا بھی اور قوموں کی نسبت بڑھ چڑھ کر تعلیم اور تربیت یافتہ ہو۔ عام طور پر تعلیم کی دو قسمیں ہیں اوّل۔ دینی تعلیم۔ دوئم۔ دنیاوی تعلیم۔ موجودہ صورت میں پنجابی مسیحی کلیسیا کی مشکلات بڑی بھاری یہ ہیں کہ کلیسیا دونوں صورتوں میں بے علم ہے۔ اور اپنی بے علمی کے سبب دین کی خوبیوں اور فضیلتوں کو سمجھ نہیں سکتی۔ ابتدائی اصولی باتوں کو یعنے حکم۔ دعا۔ عقیدہ کو چند اشخاص خادمانِ دین کی سرگرم کوشش سے مسیحی دین میں شامل ہونے کی خاطر طوطے کی طرح زبانی یاد کر لیتے ہیں۔ مگر دین کی گہرائی تک نہ پہنچنے کے سبب چند سیکھی ہوئی باتیں بھی بپتسمہ کے بعد غافل ہو کر بھول جاتے ہیں۔ ان شخصوں کا وہی حال ہوتا ہے جیسا کہ خداوند نے بیج بونے والے کی تمثیل میں فرمایا۔ کہ تھوڑی مٹی کے سبب جلد اُگا مگر جڑ گہری نہ جانے کے باعث دھوپ وغیرہ کی برداشت نہ کر سکا اور سوکھ گیا پھلدار نہ ہؤا۔ یہ تعلیم ہی خداشناسی کا راستہ دکھاتی ہے۔ بے علم تو اول خدا را نشناخت کیونکہ تعلیم کے بغیر خدا کی اصلی محبت کی پہچان مشکل ہے ویسے ہی تعلیم دنیاوی کے بغیر دنیاوی کاروبار میں ترقی ناممکن ہے۔ گویا تعلیم ہر دو حالتوں میں ہماری بہتری اور بہبودی کا باعث ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ انسان جس کام کو کرتا ہے۔ نہایت عمدگی سے سر انجام دیتا ہے۔ بے علم انسان اندھے شخص کی مانند ہے اور اُس کو اپنے راز کی باتیں بتلانی پڑتی ہیں وہ ہمیشہ دوسروں کا محتاج ہے۔ اگر ایک چٹھی اس کے پاس آتی ہے۔ تو وہ خود پڑھ نہیں سکتا۔ دوسروں کے پاس مارا مارا پھرتا ہے۔ تعلیم یافتہ انسان جس طرح اپنی رائیں اور اپنے خیالات کا اظہار صفائی سے کر سکتا ہے۔ بے علم اپنے مطلب کو بیان نہیں کر سکتا ہے۔ تعلیم ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہر انسان کے ہر ایک فن اور پیشہ میں اس کی خاص مددگار رہتی ہے۔ اہلِ یورپ کا ہر فن میں کمال تک پہنچنا تعلیم ہی کا باعث ہے۔ انہوں نے بے جان چیزوں سے وہ کام لئے جو کہ جانداروں سے ممکن نہ تھے۔ نئی نئی ایجادیں جو تمام دنیا کو حیران کر رہی ہیں تعلیم ہی کا باعث ہیں۔ جیسا کہ اخبار مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۹ اور ۱۰ پر نئی ایجادات کا بیان ہؤا ہے۔ تعلیم ایک ایسی دولت ہے۔ جسکو نہ چور کا کھٹکا۔ نہ آگ ہوا پانی کا ڈر۔ یہ ایک پوشیدہ خزانہ ہے۔ جو تمام زندگی میں خوشحال رکھتا ہے۔ اور ہمیشہ خرچ کرنے سے ترقی پاتا ہے۔ اس لئے دیہاتی کلیسیا میں اس کا لازمی ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ اس کے بغیر کلیسیا بیدار نہ ہوگی۔ نہایت مناسب ہے کہ خادمانِ دین اس افضل کام کو جس پر کلیسیا کی ہر دو حالتوں میں یعنے دینی و دنیاوی صورتوں میں ترقی منحصر ہے۔ خاص طور پر اپنے سامنے رکھیں اور ایسے وسائل اختیار کئے جاویں جن کے وسیلے دیہاتی کلیسیا کے ممبروں میں اس کے حاصل کرنے کا شوق ہو۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنہوں نے کسی قدر تعلیم خواہ برائے نام حاصل کی ہے۔ وہ بمقابلہ اُن کے جو مطلق اس راہ پر نہیں گئے۔ اپنے ایمان میں قائم ہو کر دینی باتوں میں کیسے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیونکہ قلم کہتی ہے۔ خواہ میں ایک جنگل کی جڑ ہوں۔ اگر مجھ کو کوئی پکڑیگا تو میں موتی کا لڑ ہوں۔ جس قدر محنت اور روپیہ کلیسیائی کاموں میں خرچ ہو رہا ہے اس وقت تک زیادہ مفید نہ ہوگا۔ جب تک پنجابی دیہاتی کلیسیا میں تعلیم نہ ہو۔ یاد رہے کہ تعلیم کے بغیر کلیسیا میں خادمانِ دین کی محنتوں اور خود انکاریوں کی شکرگذاری پیدا ہوگی جو وہ ان کی بہتری کے لئے دن رات ہزار قسم کی تکلیف اُٹھا کر کر رہے ہیں

گو کئی ایک جگہ بزرگوں نے چھوٹے چھوٹے سکول دیہاتی کلیسیاؤں میں مسیحی بچوں کی تعلیم کے لئے جاری کئے ہوئے ہیں۔ مگر وہ ایسی بے ترتیبی کے ساتھ جاری ہیں۔ جن سے سوائے

دیکھو صفحہ ۱۱

نور افشاں

مطبوعہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۷ء

اپنا شہتیر اوروں کا تنکا

(۲)

"اپنے شہتیر" سے ہم نے پیشتر خود بینی یا خود دانی مراد لی تھی۔ مگر اس کے سوا اس سے مراد "خودی" کی بھی ہے اور خودی کی جہالت و لاعلمی بھی ہے۔ کیونکہ عنوان میں جملہ "اپنا شہتیر" انسان کی اپنایت یا خودی پر ہی دال ہو سکتا ہے۔ اور کسی بات پر دلالت نہیں کرتا ہے۔

اگر ہم "اپنا شہتیر" سے مراد اپنایت اور خودی لے سکیں تو ہمیں اوروں کے تنکوں کے مقابل اپنی خودی کی عظمت و فضیلت معلوم ہو سکتی ہے۔ ہمیں اپنایت کی قدر و منزلت کا خیال ہو سکتا ہے۔ ہم "اپنے شہتیر" سے خود دانی کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔

اگر اوروں کے تنکوں کے مقابل ہم لفظ "شہتیر" کے معنے اپنی بے خودی اور اپنی جہالت کے ہی لے سکیں۔ تو بھی خارجی چیزوں کے مقابل ہم پر خود دانی اور خود بینی کا سب سے پیشتر فرض عائد کیا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے ہم پر یہ فرض بھی لازم گردانا جاتا ہے کہ تو جو خارجی عوالم کے اسباب پر رائے زنی کر کے ہمہ دانی کا مدعی بن رہا ہے۔ تو اپنی بے خودی اور جہالت کی لاعلمی میں مبتلا ہے تو جو خود اپنے آپ کو نہیں جانتا اپنے سوا کو کیا جانیگا؟

اگر لفظ "شہتیر" سے مراد گناہ اور برائی لی جائے تو بھی یہ ایک نہایت بھاری اور اہم حقیقت کا مظہر ہے۔ کیونکہ انسانی علم و آگاہی میں "گناہ اور برائی" ایسی خوفناک بلا ہے۔ جس نے انسانی زندگی کو ہر کہیں خوفناک طور سے تلخ بنا رکھا ہے اور خدا کی جنت صفت دنیا کو جہنم کی صورت میں تبدیل کر رکھا ہے۔ اگر "اپنے شہتیر" سے مراد اپنی ہی برائی دیکھنے کی ہو تو ہمیں ہر ایک بشر کے لئے عموماً اور ہر ایک مسیحی کے لئے خصوصاً اس شہتیر کو جاننا نہایت اعلیٰ کام اور خدمت ہے۔ کیونکہ لاکلام اسی شہتیر کے دال میں جہان بھر کی لعنت اور برائی، گناہ و بدکاری اور بدعملی اپنے نتائج سمیت پوشیدہ ہے۔ اگر ہر ایک انسان اپنے "شہتیر" کے دال کو سمجھ لے اور اُسے اپنے باطن ہی میں کشتہ کرنا جان لیوے تو نہ صرف خدا کی دنیا گناہ کی ناپاکی کے داغ سے پاک ہو جائے بلکہ دنیا کے ہر ایک انسان کی دنیوی زندگی جنت کی زندگی بن جائے جس کے حصول کی تمنا میں ہر ایک بشر بے قرار رہتا ہے۔

مگر ہزار ہا سال کا انسانی تجربہ یہی ہے کہ ہر ایک انسان اپنا شہتیر نہیں دیکھتا ہے۔ وہ اپنے قصور پر اور اپنی بدکاری اور بدعملی اور اُن کے خوفناک نتائج کے انباروں پر کبھی نظر نہیں ڈالتا۔ اپنے ظلم و ستم کے فسانوں کو کبھی نہیں پڑھتا۔ وہ کبھی اپنے گناہ و بدکاری کے ڈھیروں پر نظر نہیں ڈالتا وہ جہاں دانی کا مدعی ہو کر اپنے شہتیر کو کبھی نہیں دیکھتا۔ آہ انسان کے لئے یہ کیسی شرمناک بات ہے۔ (باقی)

مسیح خدا کا ہمراز ہے

"کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا مگر باپ"۔ ان الفاظ پر تھوڑا تامل فرما کر دیکھو۔ ان سے مسیح کا اور خدا کا ہمراز ہونا ظاہر ہے۔

دنیا نے تھوڑے عرصہ تک یسوع ناصری کی زندگی اور کام میں۔ اس کی موت اور اُس کے انجام میں عہد قدیم کے "مسیح موعود" کا جلال دکھایا یسوع ناصری "میں مسیح موعود" کی جھلک نے اسے مقید نہ کر دیا تھا کہ مسیح موعود کی ہستی یسوع ناصری کی انسانی شخصیت کے ساتھ مٹ جائے۔ ایسا ہرگز نہ تھا بلکہ مسیح موعود جیسے یسوع ناصری میں ظاہر ہونے سے پیشتر تھا ویسا ہی وہ یسوع ناصری کی صلیبی موت کے بعد بھی رہا۔ اسکی مسیحائی ایک عالمگیر حقیقت خداوند یسوع مسیح کی بشریت میں ثابت ہو گئی۔ وہ بشریت میں ہو کر بھی باپ کی ہمراز تھی۔ اُس نے انسانیت میں ہو کر جس پر چاہا باپ اور بیٹے کے ہمراز ہونے کو ظاہر کیا۔ اس سے ظاہر و روشن ہے کہ مسیحیت کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ ہم خداوند یسوع مسیح میں باپ اور بیٹے کے بھید کو یا اُن کے ہمراز ہونے کو سمجھیں۔

دنیا میں زیادہ سے زیادہ تین چیزیں جاننے اور سمجھنے کی ہیں۔ وہ خودی یا ذہن انسانی اور مادہ اور خدا کے اسماء سے نامزد کی جاتی ہیں۔ خدا کا عارف خداوند مسیح ہے یا وہ لوگ ہیں جنہوں نے خداوند یسوع مسیح سے عرفان الٰہی حاصل کیا ہے اُس نے فرمایا ہے کہ "مجھ سے سیکھو"۔

اناجیل اور خطوط "میں مسیح موعود" کا جو تصور پیش کیا گیا ہے وہ ایمانداروں سے اُسکی دائمی رفاقت رکھنے کا ہے۔ پولوس رسول ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں"۔ کے مشہور کلام میں اسی حقیقت پر اشارہ کیا گیا ہے۔ پس خداوند یسوع مسیح میں مسیح موعود کی ایسی حقیقت معلوم نہیں ہوتا جسے حد زمانی اور مکانی مقید و محدود کر سکے۔ وہ ہمیشہ اپنے لوگوں کا رفیق و رہنما و زندگی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اس سے سیکھنا چاہئے۔

نور افشاں کے نئے خریدار دیجئے۔

چھوٹی چیزوں کی بڑی قیمت

دنیا میں زیادہ تر انہیں چیزوں کی بڑی قیمت خیال کی جاتی ہے جو جسامت اور فوائد و اثر اور پائیداری میں بڑی ہوتی ہیں اکثر چھوٹی چیزیں معیار مذکور سے کمتر ہونے کی وجہ سے کم قدر اور حقیر اور ناچیز خیال کی جاتی ہیں۔ لیکن تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات نہایت چھوٹے چھوٹے اقوال و افعال نے نہایت انقلاب خیز نتائج پیدا کئے ہیں۔ مثلاً

حضرت آدم و حوا کے ایک پھل کھانے سے اُس کی تمام زندگی اور اس کی نسل کی تمام زندگی میں خوفناک انقلاب پیدا کر دیا۔ نوح کے طوفان کے زمانہ میں ایک کبوتر کے زیتون کی پتی لے آنے نے حضرت نوح اور اُس کے خاندان کو بڑی تسلی دیدی تھی۔

حضرت موسےٰ کی زندگی بچانے کے لئے دریا نیل کے کنارے کے گھاس نے حیرت انگیز کام کر دکھایا تھا۔

حضرت موسےٰ کی معرفت فرعون کی طاقت کو توڑنے کے لئے مچھروں اور مینڈکوں وغیرہ نے وہ کام کیا تھا جو بڑی سے بڑی انسانی فوج نہ کر سکتی تھی۔

رحبعام کے ایک غیر دانشمندانہ جواب نے اسرائیل کی جمہوری سلطنت کو تباہ کر دیا تھا۔

کوّوں نے روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو وہ کہیں سے لایا کرتے تھے۔ ایلیاہ کی کال میں جان بچائی تھی۔

پس چھوٹی چیزوں کی بھی بڑی قدر و قیمت ہو سکتی ہے (باقی باقی)

فلورنز پور ۱۳ جولائی۔ مسٹر نوشیروانجی منوچہر جی مہتہ فیروز پور کے پارسی تاجر مالک فرم ونشا اینڈ کمپنی فوت ہو گئے۔ (بندے ماترم)

روحانی اور اخلاقی ہسپتال

امراض

(۱) بیکس ہونا اور صادق دوستوں کی عدم موجودگی

(۲) کمزور تجارت

(۳) مایوس اور مبتلائے مصائب۔

(۴) بیدل اور بے صبر

(۵) آدمیوں میں عدم اعتبار۔

(۶) بے ایمانی

(۷) اپنی مرضی کا پورا نہ ہونا۔

(۸) گناہ سے بیزار ہو جانے پر۔

(۹) بہت خوشحال۔

(۱۰) خوش نتائج

علاج

(۱) زبور ابواب ۲۳ و ۲۷ اور لوقا باب ۱۵

(۲) زبور ابواب ۳۷ و ۳۷ اور یوحنا باب ۱۵

(۳) زبور باب ۱۲۶۔ اور یوحنا باب ۱۴۔

(۴) عبرانیوں باب ۱۲۔

(۵) ۱۔کرنتھیوں باب ۱۳۔

(۶) یوحنا ۶: ۴۰ و ۷: ۱۷ اور فلپیوں ۲: ۵ تا ۱۱

(۷) یعقوب باب ۳۔

(۸) لوقا ۱۸: ۹-۱۴ لوقا ۷: ۳۶-۵۰ اور زبور باب ۳۲۔

(۹) زبور باب ۴۴۔۲۔ ایوب باب ۱ و ۲ لوقا ۱۹: ۱-۱۰

(۱۰) زبور باب ۱۳۱ متی باب ۶: ۲۳۔ رومیوں باب ۱۲

(خان)

لاہور ۲۲ جولائی۔ آج شہر میں ۲۳ بچے پیدا ہوئے اور ۳۰ موتیں واقع ہوئیں۔ بخار سے ۱۵ نمونیا سے ۳ ہیضہ سے ۱ تپدق سے ۳ خسرہ سے ۱ اور چیچک سے ۲ موتیں واقع ہوئیں۔ ایک سال سے کم عمر کے ۱۱ بچوں کی موت واقع ہوئی۔

(بندے ماترم)

ایک مسلم جس نے گرجا بنایا

مصر کے یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ کے ایک مصری مبلغ نے مندرجہ ذیل غیر معمولی واقعہ بیان کر کے تمام دنیائے مسیحیت کے قلوب کو مسخر کر لیا ہے حال ہی میں میں نے سبت کی صبح کو ایک مصری قصبہ کے نو تعمیر شدہ گرجا میں منعقدہ سب سے پہلی مجلس میں وعظ کیا۔ گرد و نواح کے دیہات و قصبات میں سے بہت سے مسیحی آ کر شکرانہ اور ثنا میں شامل ہوئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس معبد کو رئیس مسلمان نے تعمیر کرایا ہے۔ جو قصبہ ہذا کے ارد گرد ایک وسیع رقبہ اراضی کا مالک ہے۔ پہلے اس نے مسلمانوں کے لئے مسجد بنوائی۔ بعد ازاں مسیحیوں نے اس سے درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے ایک سکول اور گرجا تعمیر کرا دیں۔ گو تھوڑی سی مخالفت ہوئی تاہم اُس نے گرجا بنوا دیا۔ عام حالات کے مطابق یہ ایک عجیب اور غیر معمولی واقعہ ہے۔ پہلے مسیحیوں کے پاس جو عبادت گاہ تھی اس میں اس قدر ترقی دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اس لئے اس سبت کی صبح بے نہایت شکریہ اور مسرت کا دن تھی" (مشنری ریویو آف دی ورلڈ مئی ۱۹۲۶ء)

امید ہے کہ اہل اسلام اس رواداری سے سبق حاصل کر کے آئندہ باہمی غیر واجب منافرت کی جڑیں کھوکھلی کر دینگے۔ (خان)

چار چیزیں دنیا میں حقیر ہیں لیکن بڑے سیانے ہیں

۱۔ چیونٹے۔ اگرچہ چھوٹے ہیں۔ لیکن وہ گرمی میں اپنے لئے خوراک جمع کر لیتے ہیں۔

۲۔ جنگلی خرگوش۔ اگرچہ کمزور ہیں لیکن چٹانوں میں اپنا گھر بناتے ہیں۔

(۳) ٹڈی۔ جس کا کوئی بادشاہ نہیں۔ لیکن



قطاروں میں چلتی ہے۔
۴۔ مکڑی۔ اگرچہ ناتوان ہے۔ لیکن بادشاہ کے محلوں میں رہتی ہے۔

فرینکلن پارک

چار چیزوں کی برداشت نہیں ہو سکتی

۱۔ غلام جو بادشاہت کرنے لگے۔
۲۔ احمق جب اس کا پیٹ بھر جائے۔
۳۔ نامقبول عورت جب بیاہی جائے
۴۔ لونڈی جو اپنی بی بی کی ولیعہد ہو۔

چار چیزوں کا چلنا خوشنما ہے

۱۔ شیر ببر کا شکار کے وقت
۲۔ جنگلی گھوڑے کا لڑائی کے وقت
۳۔ بکرے کا زور آزمائی دکھانے کے وقت
۴۔ بادشاہ سیر کے وقت۔

منصوری پر ہندی نیشنل مشنری سوسائٹی کی امداد کے لئے مسیحی میلہ

رائے صاحب اے۔ سی مکرجی صاحب انجمن مذکورہ کے آنریری خزانچی تفریحاً منصوری پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ دوران قیام میں آپ نے کئی مقامات پر مسیحیوں میں اس انجمن کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ جس سے لوگوں میں ایک بھاری دلچسپی کی روح پھیل گئی۔ اور اس انجمن کی بابت مکمل واقفیت حاصل کئے بغیر نہ رہ سکے۔ جب آپ نے مسیحیوں کو اس طرح مشتاق پایا۔ تو مناسب خیال فرمایا کہ اس انجمن کی طرف سے ایک مسیحی میلہ کیا جائے جس میں وضاحت سے اسکی اشاعت کی جائے اور امداد بھی حاصل کی جائے۔ تاکہ تمام دیسی و بدیسی مسیحی نہ صرف ایک دوسرے سے واقفیت ہی حاصل کریں۔ بلکہ مسیحی یگانگت کا حظ بھی اٹھائیں۔

چنانچہ آپ نے منصوری کی تمام مسیحی جماعتوں کے خادم الدینوں و دیگر اصحاب و خواتین کو جو اس سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ مدعو فرما کر ایک انتظامیہ کمیٹی بنا کر جلسے کے متفرق انتظامات سپرد کر دیئے جسے ہر ایک نے بصد خوشی منظور فرمایا۔

انتظامیہ کمیٹی کے دیسی و بدیسی مسیحی ارکان نے چائے۔ مٹھائی۔ پھل پھلاری اور دیگر اقسام کی دکانیں لگانے کا ذمہ لے لیا۔

بتاریخ ۱۸ جون ۱۹۲۷ء بروز سنیچر بوقت ڈھائی بجے دوپہر بمقام ملنگار لنڈور مسیحی میلہ لگا۔ دیسی بدیسی مسیحی جوق جوق تشریف لائے اور میلہ میں از حد دلچسپی لی۔ اس وقت سچی۔ عملی۔ محبت آمیز مسیحی زندگی کا نمونہ نمایاں تھا گویا رسولی زمانہ تھا۔ جس میں نہ کوئی چھوٹا تھا نہ بڑا۔ نہ کوئی خادم نہ مخدوم۔ باوجودیکہ میلہ کا انتظام بعجلت کیا گیا تھا۔ اور تمام جگہوں پر بخوبی مشتہر نہ ہو سکا تھا تاہم اتنا مجمع ہو گیا اور اس قدر بکری ہوئی کہ بعد منہائی اخراجات میلہ مبلغ دو سو تیس روپے چودہ آنے چھ پائی (۲۳۰ روپے ۱۴ آنے ۶ پائی) بچت ہو گئی جو انجمن کی امداد کے لئے خزانچی صاحب کی خدمت میں پیش کی گئی۔

اگرچہ اس میلہ میں حقیقتاً ہر ایک دیسی و بدیسی مسیحی نے اپنا اپنا فرضِ منصبی نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ مگر زیادہ قابل تعریف یہ امر ہے کہ لالہ مہابیر دیال صاحب پروپرائیٹر میسرز منسا رام اینڈ سنز فرم) نے نہایت خوشی اور فراخدلی سے میلہ کے لئے نہ صرف ملنگار کا احاطہ ہی عاریتاً عطا فرمایا بلکہ تمام اشیاء ضروری (میز۔ کرسی وغیرہ) بھی مہیا فرمائیں۔ نیز غیر مسیحی اصحاب ملنگار نے امداد دی اور ہر طرح سے دلچسپی لی۔

دیسی و بدیسی مسیحیوں کے اتحاد اور ملنساری سے جو چہل پہل اس وقت نمایاں تھی وہ غیر مسیحی باشندگان ملنگار پر اپنا عمدہ اور بھاری (یعنی مسیحی محبت و زندگی کا) اثر ڈالے بغیر نہ رہ سکی۔ اور وہ (باشندگان ملنگار) بھی ہر طرح سے امداد و ملنساری کو کام میں لا کر اس نیک عمل کا بیّن ثبوت دے رہے تھے۔ جس سے ذات۔ پات۔ رنگ۔ مذہب و ملت کا کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا تھا۔ بلکہ ایک برادری اور خدا کے خاندان کے سچے بچے معلوم ہوتے تھے۔

خدا کرے کہ ہم مسیحیوں میں ایسے ہی اتفاق و اتحاد کی روح ہمیشہ قائم رہے تاکہ ہماری روشنی ہمارے غیر مسیحی بھائیوں میں جو ہم میں خداوند مسیح کو دیکھنا چاہتے ہیں ایسی چمکے جس سے ہمارے آسمانی باپ کا نام جلال پائے۔ اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریے والی صورت پیدا ہو جائے۔

قرار پایا کہ یہ جلسہ ہر سال اس مقام پر منعقد ہوا کرے تاکہ خدا کا نام جلال پائے۔ آمین ثم آمین۔

اخیر میں میں بحیثیت منیجر (انتظامیہ کمیٹی) انتظامیہ کمیٹی کی جانب سے تمام دیسی و بدیسی مسیحی خواتین و اصحاب و لالہ مہابیر دیال صاحب و باشندگان ملنگار کا (متفرق امداد و دلچسپی کے لئے) شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(چودھری) سموایل۔ ایچ۔ چوہان۔

ضرورت

گوالیار پریسبٹیرین کے لئے ۲ واعظوں کی سخت ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواستیں مع نقول اسناد ذیل کے پتہ پر فوراً بھیجنا چاہئیں۔

پادری ڈاکٹر جے ولکی گوالیار مشن
جھانسی

ملتان ۲۲ جولائی۔ ملتان میں عملاً معتدل صورت حالات بحال ہو گئی ہے مسٹر پرائیس سپرنٹنڈنٹ پولیس منٹگمری سے یہاں آ گئے ہیں۔ آپ فسادات کے متعلق مقدمات کی تفتیش کا چارج اپنے ہاتھ میں لینگے۔

(بندے ماترم)

اصلاح مسیحی برادری پنجاب

ہم اس کارِ خیر کی تحریک اور تجویز کے لئے جناب میر مجلس اور سکرٹری صاحب کو صدق دل سے ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ پنجاب کی دیگر مسیحی دیہاتی جماعتیں کلارک آباد کی تحریک سے متحرک ہو کر اس کی تقلید پر کمربستہ ہو جائینگی۔ ایڈیٹر

عرصہ سے یہ بات محسوس ہو رہی تھی کہ دیہاتی مسیحیوں میں جو منگنی۔ بیاہ۔ شادی پیدائش و موت کی بد رسمیں جاری ہیں ان کی اصلاح ہو۔ اس لئے ٦ جولائی ۲۶ء کو کلارک آباد مسیحی برادری کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کافی بحث مباحثہ کے بعد ذیل کے رزولیوشن پاس ہوئے۔ جن کو بغرض غور و فکر برائے منظوری دوسری کلیسیاؤں کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی اپنی رائے سے یہی یا ترمیم کر کے ارسال فرمائیں۔ بکثرت رائے سے پادری واعظ چیرمین اور مسٹر ودھاوامل سکرٹری مقرر ہوئے۔ حاضری قریباً یکصد تھی۔

۱۔ چیرمین نے پیش کیا کہ بچوں کی منگنی بحالت نابالغی کی جاتی ہے۔ اور جب تک شادی نہ ہو لڑکے والے لڑکی والوں کو بہت کچھ دیتے لیتے رہتے ہیں۔ جس سے اُن کو بہت نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اکثر کھاپی کر لڑکی والے شادی سے انکار کر دیتے ہیں۔ یہ اور بھی باعثِ ذلت ہوتا ہے۔ سب کی رائے سے ذیل کا رزولیوشن پاس ہوا۔

الف۔ مسیحی برادری کلارک آباد یہ تجویز پیش کرتی ہے کہ جب تک لڑکا اور لڑکی بالغ نہ ہوں اُنکی منگنی کا انتظام نہ کیا جائے۔

۲۔ نابالغی کی حالت کی منگنی صرف والدین کی خوشی اور کسی نہ کسی غرض سے ہوتی ہے اکثر موقعہ پر ایسی شادی لڑکی اور لڑکے کی مرضی کے بغیر ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ بہت حالتوں میں خراب نکلتا ہے۔ بجائے خانہ آبادی کے بربادی ہوتی ہے

ب۔ قرار پایا کہ بوقت شادی والدین لڑکے اور لڑکی سے صلاح لے لیا کریں۔

۳۔ اکثر ایسی منگنیاں پرائیویٹ طور پر ہو جاتی ہیں۔ جس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

ج۔ قرار پایا کہ کوئی منگنی بغیر پاسٹر یا مناد کی حاضری اور دُعا کے نہ کی جائے۔

۴۔ مسیحی برادری بدنام ہے کہ لڑکی والے لڑکے والوں سے روپیہ لیتے ہیں یا یوں کہو کہ لڑکی بیچتے ہیں۔

د۔ قرار پایا کہ اس قسم کا لین قطعی بند ہونا چاہئے

۵۔ منگنی کے موقعہ پر اکثر بیجا صرف کیا جاتا ہے۔ جو بہت حالتوں میں حیثیت سے بڑھکر ہوتا ہے

ہ۔ قرار پایا کہ منگنی کے موقعہ پر لڑکے والے لڑکی کو ایک جوڑا کپڑا دیں جسکی قیمت ۱۰ روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور ایک چھلا یا انگوٹھی چاندی کی دیں۔ اور لڑکی والے لڑکے کو صرف ایک پگڑی

۶۔ بایام منگنی تیوہاروں پر لڑکے والے اکثر لڑکی والوں کو تحفہ تحائف دیتے رہتے ہیں یہ اخراجات فضول ہیں۔

و۔ قرار پایا کہ تیوہاروں پر کچھ دیا لیا نہ جائے۔

۷۔ لمبی میعاد منگنی میں اکثر جھگڑے اور کئی قسم کی خرابیاں ہوتی ہیں۔

ز۔ قرار پایا کہ منگنی اور شادی کے درمیان کا عرصہ ٦ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

۸۔ شادی کے موقعہ پر برات بے تحاشہ چل دیتی ہے۔ جس کا خرچ کرایہ و خوراک وغیرہ کا لڑکے والوں کے سر ہوتا ہے۔ جو بعض دفعہ سر سے گذر جاتا ہے۔

ح۔ برات کے ساتھ ۲۰ آدمیوں سے زیادہ نہ ہوں۔ وہ بھی لڑکی والوں کی رضامندی سے۔ سب براتی سفر کے اخراجات اپنی گرہ سے دیں

۹۔ نیوتا یعنی تنبول لینے کی خاطر تکی بھاجی دیتے ہیں۔ اکثر نیوتا کم ڈالا جاتا ہے جو باعثِ نقصان ہے

ی۔ قرار پایا کہ چونکہ نیوتے کا انتظام خاطر خواہ نہیں۔ اس لئے بجائے تکی بھاجی کے نیوتا دینے والوں کے گھر تکی بھاجی دو سیر چاول اور ایک سیر شکر بھیجی جایا کرے۔

۱۰۔ یہ موقعہ رشتہ داروں میں میل اور محبت کے قائم کرنے کا ہوتا ہے۔

ک۔ قرار پایا کہ بوقت پہنچنے برات کے سمدھیوں کے درمیان پاسٹر یا مناد ملنی کرایا کرے۔ ملنی کا موقعہ وہ ہے جبکہ برات لڑکی والوں کے گھر میں داخل ہونے لگے۔

۱۱۔ رواج ہے کہ شادی کے موقعہ پر چند روز پہلے رات کو عورتیں گانے کے واسطے بیٹھتی ہیں۔ جس میں اکثر بُرے فحش اور عشقیہ گیت گائے جاتے ہیں۔ جو نہایت شرم کی بات ہے۔

ل۔ قرار پایا کہ ایسے گیت یکدم بند ہوں۔ اُن کے بجائے روحانی گیت۔ زبور۔ غزلیں گائی جائیں اگر مناسب ہو تو اس موقعہ کے واسطے شادی کے گیت نئے بنائے جائیں۔

م۔ ہر قسم کے فحش گیت اور ٹھٹھے ٹھٹھولیاں بند کی جائیں جو اکثر برات کے آنے پر ہوا کرتی ہیں۔

ن۔ شادی کے موقعہ پر لڑکے والے لڑکی کو دو جوڑے کپڑے حسب حیثیت۔ ایک جوڑا کان کی بالی۔ ایک زنجیری دیا کریں۔ اور نکاح کے وقت سونے کا چھلا۔

ق۔ جہیز میں لڑکی کو ایک پلنگ ایک پیڑھا۔ ایک بستر۔ چار برتن ۲ عدد زیور یہ سب کچھ حسب حیثیت ہو۔ اس سے کم اگر کوئی دے تو اُسکی مرضی۔ مگر زیادہ کوئی نہ دے۔

س۔ شادی کے موقعہ پر یہ لاگ کمینوں کو دیئے جائیں نائی عہ بہشتی عہ لوہار عہ ترکھان عہ دھوبی عہ چوکیدار عہ اس کے علاوہ گرجا کو عہ دیئے جائیں دوسری قسم کے لاگ مثلاً تنبیشہ وکھلائی وغیرہ بالکل بند۔

ش۔ برات میں باجہ مطلق نہ ہو۔ آتشبازی بھی صرف ۶ گولے ہوں۔ جن میں سے ۴ گولے ترگاؤں میں داخل ہوتے وقت اور چار گولے بعد نکاح چلائے جائیں۔

ع۔ موت کے وقت بہت بُرا نظارہ دیکھا جاتا ہے ت۔ اس موقع پر سیاپہ۔ وین پٹینا بالکل بند۔ البتہ رونا اور غم کرنا قدرتی ہے۔ اس کے علاوہ ناجائز ہے۔

ان قوانین کی خلاف ورزی پر کلیسیا کلارک آباد کا فیصلہ

خلاف ورزی کرنے والا برادری کے حقہ پانی سے خارج اور پانچ روپیہ جرمانہ۔ ایسے خارج شدہ سے برتنے والے کا حقہ پانی بند اور عہ روپیہ جرمانہ

مذکورہ بالا اصلاح رسومات کا انتظام کرنے کے واسطے ذیل کے ممبران کی کمیٹی مقرر ہوئی۔

میر مجلس پادری واعظ سکریٹری مسٹر پی۔ این دوھاوال۔ خزانچی مسٹر سموئیل۔

ممبران

چوہدری پیراں دتا ولد سدھا۔ چوہدری دھرتا ولد متو۔ چوہدری نتھو ولد حسو۔ چوہدری خوشحالا ولد دوھاوا۔ چوہدری فضل ولد لنگر۔ چوہدری بڈھا ولد ہیرا۔ چوہدری دھرما ولد بوٹا۔ چوہدری دینا ولد مہتاب۔ بدھو ولد حسو۔

برادری کلارک آباد فیصلہ کرتی ہے کہ یہ قانون دو ہزار کی تعداد میں چھپوا کر دیگر مسیحیوں کی جماعتوں کے پاس بھیجے جائیں کہ وہ بھی ان کے مطابق یا ترمیم کرکے اپنی اپنی جماعتوں میں رواج دیکر اُن کو بربادی سے بچائیں۔

چھپوائی وغیرہ کے اخراجات چندہ سے ادا ہوں جو خزانچی صاحب کے ذمہ ہے۔

برادری کلارک آباد کی تجویز ہے کہ اگر کسی جماعت کے سمجھانے کے واسطے ضرورت ہو تو وہ اپنے ۳ ممبر بھیج سکتی ہے۔ تاکہ جہاں تک ممکن ہو (اور جلد) مسیحی آبادیوں میں ایسے قوانین رواج پا جائیں تاکہ تمام بد رسومات کی اصلاح ہو۔ برادری تمام بھائیوں کی شکر گذار ہے کہ انہوں نے تشریف لاکر اصلاح میں بڑے جوش سے حصہ لیا۔ بعد دعا جلسہ برخاست

دستخط میر مجلس۔ واعظ
۲۴؍۶ کلارک آباد دستخط سکرٹری۔ پی۔ این دوھاوال

ایک نظر اِدھر بھی

اے شکستہ دل مسیحیو۔ اُٹھو۔ ناامیدی کا مقابلہ کرو۔ ہمت و استقلال کا بازو پکڑو۔ اور دیکھو کہ کامرانی ہم کو دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔ ترقی ہم کو اپنے آغوش میں لینے کے لئے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے۔ اور ہماری طرف بڑھ رہی ہے۔ ناامیدی کے تلاطم خیز سمندر میں ہاتھ پاؤں مارو۔ گوہر مقصود حاصل کرو۔ اور ساحل امید کی طرف بڑھو۔ قدرت ہم کو ناکامی کے سمندر کی تہ سے اچھال کر ترقی کے بالاترین مقام پر پہنچانا چاہتی ہے۔ زمانے کے حادثات سے پریشان نہ ہو دیں۔ گو کہ ہر سو عالم میں جدھر نظر اُٹھائیں ایک عجیب ہل چل مچی ہوئی ہے۔ ہر ایک قلم مسیحیت کی بیخ کنی کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن لازم ہے کہ ہم ہمت نہ ہاریں ترقی کے لئے کمربستہ ہوں۔ اور دریا کی لہروں کی طرح بڑھیں ؎

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

دوسرے مذاہب کی طرف دیکھو اور ترقی کے لئے میدان ترقی میں گامزن ہوں۔ ہم اس بات پر غور کریں کہ ہماری نیک زندگی اور مسیح کے اصولوں کی پیروی ایک نہایت ضروری امر ہے۔ مسیحیت کی مراد یہی ہے کہ مسیح کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کی جائے۔ ہم پورے طور پر اپنے آپ کو مسیح کے سپرد کریں اور اُس کو موقع دیں کہ خود ہم میں بسے گویا ہم میں مجسم ہو کر رہے اور زندگی بسر کرے۔ اس زندگی کا حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس زندگی کی منادی کریں۔ اسی کا ذکر چرچا ہر سو عالم میں پھیلائیں۔ صرف یہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ مسیحی اپنی روزمرہ کی زندگی میں ان اصولوں پر عمل کرکے بھی دکھلائیں۔ تاکہ لوگ مسیح کو اپنی راہ نجات بنائیں۔ اور اسی کو اپنا نشان و مقصد ٹھہرائیں۔ ہمارا کام بگڑی بنانا ہے۔ ہمیں اس طرح رہنا چاہئے کہ غیر مسیحی ہماری زندگیوں اور بودوباش سے ایسے متاثر ہوں کہ وہ مسیح کو قبول کریں۔ آؤ ہم سب ملکر محبت سے ایک دوسرے کے گلے ملیں۔ اور خود غرضیوں۔ لالچ۔ حسد کو دور کرکے اپنی قوم کی خاطر جان و من نثار کرنے کو تیار ہو جائیں کیونکہ ہندوستانی مسیحیوں نے ہندوستان کو مسیح کے جھنڈے تلے کھڑا کرنا ہے۔ یہی ہماری زندگی کا دارومدار ہے اور اسی غرض سے خدا نے انسان کو پیدا کیا تھا کہ انسان اُس کا جلال ظاہر کرے۔ معزز دوستو عیش و عشرت چھوڑ دو۔ اور خداوند سے وابستہ ہو۔ کیونکہ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ انسان اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو جا کر پھر واپس نہیں آسکتا چنانچہ ہم کو چاہئے کہ ادائیگی فرائض میں جان و دل سے کوشاں ہوں سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول سے آپ لوگ بخوبی واقف ہیں ؎

خبرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

والسلام:۔ خادم:۔
بی۔ ایم کھنڈا

چھتیس گڈھ میں مسیحی کام

میں مورخہ ۲۶ مئی کے روز جبلپور سے روانہ ہو کر رائے پور پہنچا۔ شب کو ایک مشن احاطہ میں مقیم رہا۔ بڑی مشکل سے حاطہ میں ٹھہرنے کو جگہ ملی۔ وہ جگہ بھی ایک چارپائی بچھانے کو کافی نہ تھی۔ اجنبی ہونے کے باعث بندہ انچارج مشنری صاحب کی نگاہ میں کسی توجہ کے لائق خیال نہ کیا گیا۔ آپ کا طرزِ کلام بھی کسی قدر تسلی بخش نہ تھا۔ مجھے ہندو خیال کر کے ٹھہرنے کے لئے ہندو سرا بتلائی۔ مسیحی مسافر کے لئے رات بسر کرنے کو مسیحیوں میں جگہ نہ تھی۔ تب مجھے مسیحی مسافر خانے کی ضرورت کا احساس ہؤا۔ جہاں اجنبی مسیحی بھی کسی وقت آکر مسیحیوں میں ٹھہر سکتے۔ کیا مسیحی جماعتیں اس کمی کو پورا کر سکتی ہیں؟ ہندو مسلمانوں نے دھرم شالائیں اور مسافر خانے بنا رکھے ہیں۔ لیکن عیسائیوں نے اس ضروری آرام گاہ ہونے کے بنانے میں ابھی تک توجہ نہیں فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ہماری مسیحی جماعتوں کی توجہ اس طرف ضرور مبذول ہونا چاہئے۔

دوسرے روز میں اپنے کام کے لئے روانہ ہؤا اور خان صاحب طالب الدین صاحب کے آشرم کے دفتر میں پہنچا۔ خان صاحب کو جب ایک مسیحی مسافر کے آنے کی خبر ملی تو نہایت خوشی اور خندہ پیشانی سے بالائی منزل سے جہاں آپ تحریر کے کام میں مصروف تھے نیچے تشریف لائے اور مجھ سے نہایت تپاک سے ملے اور اپنے ہمراہ اپنے بالاخانہ پر مجھے لے گئے۔ معمولی بات چیت کے بعد مجھے پھر اپنے ہمراہ نیچے لائے۔ غسلخانہ میں ہاتھ منہ دھونے کی ہدایت فرمائی۔ جب میں منہ ہاتھ دھو کر فارغ ہو چکا تو فوراً دفتر میں جا کر چارپائی لگائی اور کچھ کھانے کو بھی پیش کیا۔ میں خان صاحب کی مسافر پروری سے دنگ رہ گیا۔

اس کے بعد آپ نے آشرم اور اس کے کام کے متعلق مجھے کچھ ٹریکٹ اور رسالے دکھائے اور مجھ سے یہ فرما کر دیدیئے کہ تم جہاں کہیں مسیحی جماعتوں میں جاؤ تو ان رسالوں کو تقسیم کر دینا۔ آپ کی مسیحی طبیعت اور مسیحی خدمت نے میری طبیعت پر وہ اثر کیا کہ میں اُسے زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتا۔ اس سے میرے مسیحی ایمان کو کمال تقویت پہنچی۔ میں نے کسی جگہ ایسا فرشتہ سیرت اور خدا رسیدہ ہستی مسیحیوں میں نہیں دیکھی تھی۔ عجب معاملہ تو یہ ہے کہ آپ کا طرزِ عمل سب درجہ کے مسیحی اور غیر مسیحی کے لئے یکساں ہے۔ کھنڈوا مسیحی آشرم کے سیوک اسی بزرگ ہستی کے نیک نمونہ کے زیر اثر تیار ہو رہے ہیں۔ ان دنوں میں آپ ایک گلدستہ انصاف تحریر فرما رہے ہیں۔ جو قوم اور ملک کے رہنماؤں کے لئے ازبس مفید ہوگا اور ساتھ ہی مسیحی آشرم کی دو سالہ رپورٹ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

شام کو شہر کے بازار گیا جو ایک نہایت خوبصورت طور پر بنایا گیا ہے۔ ہر ایک خانگی ضروریات کے جدا جدا بازار ہیں۔ جس سے ہر ایک خریدار ہر ایک چیز آسانی سے خرید سکتا ہے۔ اتفاق سے اسی وقت میلا بھی تھا۔ بہت سے مسیحی ہیلے اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور آریہ دوستوں سے بھی بات چیت ہوئی۔ خدا کا کام کیا گیا۔ پھر مورخہ ۲۸ مئی کے روز ۵۰ کتابیں فروخت کی گئیں۔ ان میں ہندی اُردو اناجیل۔ میری کلجگ کتھا اور ویدانت وچار وغیرہ کتب تھیں۔ ایک دلچسپ واقعہ پہلے دن دیکھنے میں آیا۔ کہ ایک لڑکے نے انجیل مقدس کے ایک حصے کو خرید کر کے پڑھا اور خان صاحب اور بھائی موسیٰ داس کے سامنے لا کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین پر پھینک دیا۔ اور پاؤں سے روندنے لگا اس ناشائستہ غضب انگیز حرکت کا اثر میرے لئے برداشت سے باہر ہو گیا۔ لیکن مسیح کی برداشت کی روح نے اس لڑکے کے لئے دعائیہ کلمات منہ سے نکلوائے کہ "خدا تجھے عقل دیوے اور انسان بنائے۔ خان صاحب نے فرمایا یہ شہر پر فتح پانے کی پیشنگوئی ہے اور کہا کہ مسیحی زندگی کے لئے عمل نمونے درکار ہیں۔ بغیر اس کے کامیابی کا اثر ظہور نہ پائیگا۔

آج شب کو خانصاحب کے ہمراہ کھنڈوا آشرم کو جا رہا ہوں۔ کچھ عرصہ تک بھائی کریم اللہ صاحب کے ہمراہ ان لوگوں میں کام کرونگا۔ جو مسیحیت سے منکر ہو چکے ہیں۔ بعد اس کے ہمراہ خان صاحب دستری صاحب کے جاؤنگا اور مسیحی خدمت انجام دینے کے بعد اپنے ہیڈ کوارٹر پنڈرہ روڈ واپس ہونگا۔ کھنڈوہ اور دستری کے مسیحی کام کے متعلق عرض کرونگا۔

آپ کا خادم۔ خوشحال خاں۔ رائپور سی پی

کمسن شاہ رومانیہ کا بادشاہ بننے پر پہلا سوال

بخارسٹ ۲۳ جولائی۔ شاہ فرڈیننڈ متوفی کا چھ سال کا پوتا جو وارث تخت و تاج ہوا ہے۔ جب نوکر چاکر دن کا برتاؤ اس کے ساتھ بدل گیا یعنی اس کے ساتھ شاہانہ ادب و احترام سے پیش آنے لگے تو وہ بڑا حیران ہوا۔ جب اس کی دایہ نے بتایا کہ وہ بادشاہ بن گیا ہے۔ تو اس نے سوال کیا کہ کیا میں بادشاہ بن گیا ہوں تو کیا مجھے کھیلنے کی اجازت دی جائیگی؟ (سندے ماترم)

مانڈلے ۲۴ جولائی۔ موضع کیو کر ضلع سنگیاپ کے ایک برمی باشندے کے جوڑ و توقنج میں مبتلا تھا یہ مرض بہت عرصے سے تھا۔ اس نے ڈاکٹر سے مشورہ لیا۔ ڈاکٹر نے دیکھا کہ پسلیوں کے اپین گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اور بعض دفعہ نیچے اوپر حرکت کرتا ہے۔ اپریشن کرنے سے مریض کے پیٹ سے نہایت چھوٹی سی گائے برآمد ہوئی۔ جس کا سر اور چاروں کھر موجود تھے (الف)



سنیاسی مشن کی ہستی پر کچھ اشارے

نور افشاں کی اشاعت قریبہ میں سنیاسی مشن کے متعلق کچھ استفسارات شائع ہوئے تھے جن کے جواب میں سادھو سندر سنگھ صاحب نے (جو مہاتما سندر سنگھ جی کے ہمنام ہیں) ذیل کا بیان سپرد قلم کر کے ہمارے پاس بھیجا ہے جس میں بلا شک سنیاسی مشن یا خداوند کے خفیہ شاگردوں پر کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم سادھو سندر سنگھ جی سے پھر التماس کرتے ہیں کہ وہ سنیاسی مشن کے متعلق کچھ زیادہ مفصل تحریر کریں۔ آپ کا بیان ذیل مستفسر کی تسلی کے لئے کافی نہیں ہے۔ - ایڈیٹر۔

میں نے کل نور افشاں میں "سنیاسی مشن" کے متعلق کچھ پڑھا۔ اس کے بعد مجھے مسٹر ڈیونڈ زہیر صاحب بی۔ اے کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ اثنائے گفتگو میں:

صاحب کا ذکر آیا۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب جو کہ ان کی اپنی ہی تصنیف شدہ ہے عنایت کی۔ میں نے اس میں بھائی زبھیانند کا نام عام طور پر پڑھا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسا کبیر پنتھی دادو پنتھی۔ نانک داسی وغیرہ فرقے ہیں اسی طرح سے سادھوؤں کا ایک فرقہ "گورو ناصری ناتھ" سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ یعنی خداوند یسوع مسیح سے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کو مانتے ہونگے۔ اور اس تعلیم کو ہر ایک سنیاسی دل ماننے کا قائل ہے۔ مگر سوال ہے کہ

کا کھلم کھلا خداوند ہونے کا اور خدا کا اکلوتا بیٹا ماننے کا اقرار کرنا اور اپنے آپ کو دنیا میں مسیحی ظاہر کرنا اور ان تمام تکلیفوں اور ملامتوں کو برداشت کرنا جو کہ ایک ہندو سادھو کو عیسائی بننے میں ہندوستان جیسے ملک میں پیش آتی ہیں کچھ اور معنے رکھتا ہے۔ مگر یہ سب باتیں اُس کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ جن سے وہ انکار نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ

سنیاسیوں کے سرتاج ہیں۔ اور ان کی تعلیم ویراگ اور تیاگ کا مخزن ہے۔ ہر ایک سنیاسی اُن کی تعلیم پر عمل کرتا ہے۔ ملاحظہ کے لئے دیکھو متی کی انجیل ۱۰: ۶-۱۰-۱۰: ۴۳ تا ۳۹-۱۱: ۲۱+۱۳: ۴۵-۴۶-لوقا ۱۲: ۲۲-۳۱ اعمال ۲: ۴۵-۴۷ اور بھی انجیل شریف میں بہت سے حوالجات ہیں جن سے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم صرف تیاگ اور ویراگ کا ہی سبق دیتی ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا رات کو اکیلے پہاڑ پر جا کر، رو رو کر ساری ساری رات دعا مانگنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اُن میں کتنا ویراگ تھا۔ مگر موجودہ دنیاوی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس منزل پر پہنچنا نہایت ہی مشکل ہے۔ اس لئے آجکل مفسر صاحبان اپنی مرضی کے موافق طرح طرح کی تفسیریں کر کے اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔ خیر میرا اس سے کچھ تعلق نہیں۔

میرے خیال میں نہایت ہی مناسب ہوگا۔

اگر یہ دعا

مانگ کر جلدی ظاہر ہو کر کھلم کھلا خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کا پرچار شروع کر دے تاکہ خداوند کی بادشاہت کا جلال ظاہر ہو۔ جیسا کہ ہم ہر روز اپنی دُعا میں مانگتے ہیں کہ تیری بادشاہت آوے۔

میں بہ حیثیت سادھو ہونے کے (کیونکہ میں سنیاسی تھا) یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ ہمیں ایسٹرن یا ویسٹرن خیال نہ کرنا چاہئے۔ ہمیں کہ بائبل انجیل شریف کی منادی میں سر توڑ کوشش کرنی چاہئے اور اسی میں میرے خداوند کا جلال اور بنی نوع انسان کی نجات ہے۔ ہمیں دنیاوی سوسائٹیز یا چرچ کا خیال نہ کرنا چاہئے اور نہ ہی کسی سوسائٹی یا چرچ سے تعلق رکھنا چاہئے۔ ہمارا تعلق صرف ہمارے خداوند مسیح کے ساتھ ہوگا۔ اور ہم ان ہی شرائط پر کام کرینگے۔ جیسا کہ متی کی انجیل باب ۱۰ آیت ۷ تا ۱۰ تک میں درج ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے کہ خداوند کی بادشاہت ہم دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔

نوٹ (۱) سنیاس اور مسیح کی تعلیم تو ایک ہے مگر ایمان میں فرق ہے۔ میں نے بپتسمہ لینے پر ایمان کو تبدیل کیا ہے مگر تعلیم وہی رہی ہے۔ یہ ایک لمبی بات ہے جسکو میں فی الحال قلمبند کرنا نہیں چاہتا۔

(۲) میں پیشینگوئی کرتا ہوں کہ یہ عیسائی جماعت رام کرشنا مشن سے تعلق رکھتی ہے۔ کوئی صاحب جواب دیں۔

آپ کا سچا خادم مسیح میں
ایک مسیحی سابق سنیاسی (سوامی ودیکانند کا پیرا دُ)

پنجاب میں ناجائز شراب کی کشید اور دیگر منشیات کی خفیہ تجارت

تازہ رپورٹ
(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گذشتہ رپورٹ کے بعد شراب کی ناجائز کشید اور دیگر منشیات کی خفیہ تجارت کے ۳۹ مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ان میں ۵۸ ملزمان کو اثبات جرم پر قید اور جرمانہ کی مختلف سزائیں دی گئیں۔ ایک ملزم کو ۳ سال کی قید با مشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی ایک اور مقدمہ میں ملزم کو دو سال کی قید با مشقت اور ۵ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔ اسی طرح ایک اور مقدمہ میں ملزم کو دو سال کی قید با مشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

ان سزاؤں اور محکمہ آبکاری کے ارکان کی مسلسل نگرانی کے باوجود جرائم آبکاری میں کوئی نمایاں کمی واقع نہیں ہوئی۔ حال میں آبکاری کے ارکان نے حلقہ ہائے متعدد مقامات کا پتہ لگایا۔

جن میں ۱۱۸ ملزموں کا عدالت میں چالان کیا گیا۔ ان مقدمات کے سلسلہ میں افسران آبکاری نے ۱۳ گیلن ناجائز شراب اور ½۲۰ من لاہن برآمد کیا۔ آبکاری جرائم کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ مجرم رات کے وقت ناجائز شراب کشید کرتے ہیں۔ اس لئے افسران آبکاری کو رات کی تاریکی میں چھاپہ مارنے اور مجرموں کو گرفتار کرنے کے وقت دقت پیش آتی ہے۔ ایک جاٹ رات کے دو بجے گنے کی شراب کی بھٹی چلا رہا تھا۔ افسران آبکاری نے اس کے قبضہ سے آدھ سیر ناجائز شراب اور ۱۱ سیر لاہن برآمد کیا۔

۳۸ سیر افیون برآمد کی گئی

قانون افیون کے ماتحت ۹ مقدمات میں ۱۸ اشخاص کا چالان ہوا۔ ان کے قبضہ میں ۳۸ سیر افیون پائی گئی۔ ناجائز افیون کے مقدمات سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے برطانوی علاقہ میں ناجائز افیون پہاڑی علاقہ اور راجپوتانہ کی ریاستوں سے آتی ہے۔

۱۶ فروری ۱۹۲۷ء کو ایک پیادہ کنسٹیبل کالکا شملہ سڑک پر پہرہ دے رہا تھا۔ اس کے پاس سے ایک چمار مسمی رلا رام گذرا۔ سپاہی نے اسے روکا اور شبہ پر اُسے تھانہ میں لے گیا۔ وہاں اُسکی تلاشی لیگئی اور اس کے قبضہ سے ¾۱۱ سیر پہاڑی افیون برآمد کی گئی۔ اس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے اُسے ایک سال کی قید کی سزا دی۔

خفیہ افیون بیچنے کی ایجنسیاں

حال میں افیون کے ایک مقدمہ کی تفتیش میں یہ حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ ناجائز افیون کی خفیہ تجارت کے لئے کئی ایجنسیاں کام کرتی ہیں اور ایسے منظم گروہ موجود ہیں جن کے افراد کا یہ کام ہے کہ وہ بیکانیر سے برطانوی پنجاب میں افیون لاتے ہیں۔ متذکرہ بالا مقدمہ میں مختلف ملزموں سے ¾۲۴ سیر بیکانیری افیون برآمد کی گئی۔

تین من سے زیادہ چرس پکڑی گئی

چرس بھی ان منشیات میں سے ہے جسکی خفیہ تجارت کے انسداد کے لئے آبکاری کے افسروں کو انتہائی نگرانی اور ضبط و انتظام سے کام لینا پڑتا ہے۔ حال میں ۹ مقدمات کے دوران میں جو ناجائز چرس پکڑی گئی اُسکی مجموعی مقدار ۳ من ¾۲۱ سیر ہے۔ ان مقدمات میں ۱۲ ملزموں کا چالان کیا گیا ہے۔ ان مقدمات کی تفتیش سے ظاہر ہے کہ ملزموں کا بلا واسطہ یا بالواسطہ تعلق شمال مغربی سرحدی صوبہ سے ہے۔ بعض اوقات چرس کی درآمد کے لئے عجیب و غریب ترکیبیں استعمال کی جاتی ہیں اور افسران آبکاری کو ان صورتوں میں خاص نگہداشت اور احتیاط کی ضرورت پڑتی ہے۔ ۹ فروری ۱۹۲۷ء کو جب ڈاؤن میل کیملپور ریلوے سٹیشن پر پہنچی تو ایک سب انسپکٹر آبکاری نے دوسرے درجہ کی گاڑی میں ایک پٹھان کو دیکھا جو شکل و صورت سے اچھا خاصا معزز نظر آتا تھا۔ جہاں وہ بیٹھا تھا اُس کے نیچے ایک لوہے کا سوٹ کیس پڑا تھا۔ سب انسپکٹر آبکاری کے پوچھنے پر پٹھان نے کہا کہ یہ میرا سوٹ کیس ہے۔ سب انسپکٹر نے اُسے کھول کر دیکھنا چاہا۔ پٹھان نے کہا کہ مجھے اس وقت اس کی کنجی نہیں ملتی۔ جب سوٹ کیس کو توڑ کر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں چرس ہے۔ اس چرس کا وزن ½۲۶ سیر تھا۔

امرتسر ۲۶ جولائی۔ ایک ناجر پارچہ کا سات سالہ بچہ بازار صابونیاں میں بڑھی کے نیچے کچلا جاکر فوراً ہلاک ہوگیا۔ (تبدے مازم)

خبریں

لنڈن ۲۴ جولائی ہیپرس کے تار ظاہر کرتے ہیں کہ پرنس کیرول نے کیرول دوم شاہ رومانیہ کا لقب اختیار کرلیا ہے اور میڈم لیوپسکو (جس سے شادی کی خاطر تخت و تاج ترک کردیا تھا) کو بھی چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ اُس نے گورنمنٹ رومانیہ کو تار دیا ہے کہ میں اپنے والد کے جنازہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں۔ اور تار پر مطبوعہ بالا کے دستخط کئے ہیں۔ بقول اخبار ٹائمز پرنس کیرول نے شاہی خاندان رومانیہ کو تار دیا ہے کہ میرا ارادہ اپنے والد کے جنازہ میں شامل ہونے کا ہے۔ لیکن ابھی تک تار کا کوئی جواب نہیں آیا۔

(تبدے مازم)

ناگپور ۲۲ جولائی۔ مقامی جمہوری فوج کا زنانہ دستہ جو شریمتی چترابائی کوننگ کی سرکردگی میں مرتب ہوئی ہے اُس کی دو رضاکار خواتین جب ستیہ گرہ کرنے کے لئے بلا لائسنس تلواریں لیکر نکلیں تو پولیس نے اُن کو گرفتار کرلیا۔ دونوں نے مجسٹریٹ کے سامنے جرم کا اقرار کیا۔ اور دونوں کو دس دس روپیہ جرمانہ یا پندرہ پندرہ دن قید محض کی سزا دی گئی۔ اُنہوں نے جرمانہ ادا کرنے سے انکار کردیا۔ اس لئے اُن کو جیل بھیج دیا گیا۔ اور دونوں تلواریں بحق سرکار ضبط کرلیں۔

(//)

کلکتہ ۲۵ جولائی۔ مسٹر ستر نجن ایڈیٹر فارورڈ نے جنہیں بغاوت کے الزام میں سزا دی گئی تھی۔ اور جن کی سزا ہائی کورٹ نے گھٹا کر صرف پندرہ دن قید محض کردی تھی۔ آج خود کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے حوالہ کردیا۔ اور آپ کو صرف سنٹرل جیل میں پہنچا دیا گیا۔

(//)

ان مدرسوں کی بہتری کے اور ظاہری رپورٹ کارگذاری کے اور کچھ حاصل نہیں ہُوا۔ کیونکہ ان کی باقاعدہ نگرانی نہیں ہوتی۔ اور خاص توجہ افضل کام کی طرف ہوتی ہے۔ کیونکہ جن جن سکولوں کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ وہی اپنے پھلدار کرشمے دکھا رہے ہیں اور دینی دنیاوی طور پر اپنی مسیحیت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور لائق طور پر اپنے اپنے دلوں میں خداوند اور اُس کے خادموں کے جن کے وسیلے اُنہوں نے اس برکت کو حاصل کیا شکرگذاری کر رہے ہیں۔ تعلیم ہی کے باعث دانا اور دور اندیش قومیں زمانہ کا رُخ دیکھکر اپنے کاروبار میں ترقی کرتی ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی کا باپ حلوائی ہے تو بیٹا بزاز۔ اگر ایک بھائی عہدہ دار ہے تو دوسرا ساہوکار۔ مگر تعلیم کے بغیر دیہاتی کلیسیا کے غریب مسیحی اپنی مفلسی کے باعث اپنے پرانے کام یعنے سیپ کی غلامی میں پھنسے ہوئے ہیں اور تعلیم نہ ہونے کے سبب اسی میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ پاک کلام سے ظاہر ہے کہ خدا نے سلیمان کو فرمایا کہ جو کچھ تو مانگے میں تم کو دونگا۔ اس نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر دانائی کو مانگا۔ اور اس کے وسیلے سب دنیاوی شان و شوکت کو حاصل کیا۔ خداوند نے بھی مہربانی کر کے اپنی کلیسیا کو یہ سرفرازی بخشی ہے کہ مانگو تو تم کو دیا جائیگا۔ متی ۷: ۷ مگر کلیسیا کے لوگ تعلیم کے نہ ہونے کے سبب کیا مانگتے ہیں کیا وہ پہلے خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈتے ہیں جس کے ساتھ بہت سی برکتوں کا وعدہ ہے کہ دنیا کی سب چیزیں تم کو ملینگی۔ وہ آسمان کی بادشاہت کی خواہش اس لئے نہیں رکھتے کہ تعلیم کے نہ ہونے سے اُسکی خصلت کو نہیں جانتے۔ اُن کے دماغ میں نزبگیار سے چھٹکارا پانا۔ گویا کی نوکری سے رہائی پانا۔ اس مفلسی کی حالت میں زمین کا مالک بننا ہی افضل بات ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ مسیحی ہو جانے سے پادریوں کے وسیلے یہ سب چیزیں مل سکتی ہیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ملیں تو ہمارا مسیحی ہونا کیا ہے۔ ہم تو برائے نام مسیحی ہیں۔ وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ دانائی کے وسیلے سب نعمتیں سلیمان کو مل گئیں۔ اگر مسیحی کلیسیا تعلیم کو حاصل کر کے خدا کی تربیت میں بڑھے تو سلیمان سے بھی بڑھ چڑھ کر سب برکتوں کی وارث ہوگی۔ اہل یورپ کو تعلیم ہی کے وسیلے تمام دنیا میں فضیلت حاصل ہوئی ہے۔ اور دن بدن خدا کے فضل و کرم سے ترقی کر رہی ہیں۔ تعلیم کے بغیر پنجابی دیہاتی کلیسیا حقیقی مسیحیت کو حاصل نہیں کر سکتی۔ بلکہ مسیح کا نام اپنے اور دیگر اوروں کے لئے رکاوٹ پیدا کرتی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ اُن کی عادت اور سبھاؤ میں کچھ فرق نہیں ہُوا۔

تابعدار۔ نہال چند مسیحی واعظ۔

درخواست سفارشی دعا کے لئے

پادری نکامل صاحب کا پہلوٹھا بیٹا مسمی سیموئیل جو کہ عرصہ قریباً ایک سال سے بیماری کے بستر پر لیٹا ہُوا ہے۔ نوجوان ہونہار بیٹے کی بیماری کی وجہ سے پادری صاحب کو از حد رنج ہے اور جب کبھی میں جوالاپور اُن کی ملاقات کے لئے گیا تو ہمارے پادری صاحب مذکور کو غم کے دریا میں ڈوبے ہوئے دیکھا۔ اور وہ مجھ سے درخواست کرتے رہے کہ میں سفارشی دعا کے لئے بذریعہ نور افشاں دعاگو دیندار مسیحیوں سے درخواست کروں کہ جنکو خداوند مسیح کی برکت دعائیہ کی نعمت حاصل ہو وہ فوراً اپنے ہاتھ اوپر اُٹھائیں اور برخوردار سیموئیل کے لئے دعا کریں جو قادر مطلق مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ وہ اس نوجوان کو ایک دم شفا عطا فرما دے۔ نوجوان جبارسی دفتر کراچی میں ملازم ہے۔ دو بچوں کا باپ ہے جسکی اہلیہ بھی اس کی لمبی بیماری کی وجہ سے فکر میں ہے۔ دو اپریشن اُس کی ران میں ہو چکے اب ڈاکٹر صاحب تیسرے اپریشن کی خبر دے رہا ہے۔ جسکی وجہ سے والد کو اور بھی زیادہ غم و الم ہے۔ کلیسیا میں کیا کوئی ایسا مرد خدا موجود ہے۔ جو دُعا کے ہاتھ خداوند کی طرف بڑھائے۔ خادم انجیل جلیل

سلامتی کا نقیب۔ چنن خاں۔ انسر دوار۔

دُعا کا جواب

ناظرین نور افشاں کو روشن ہو وے کہ الوپ شہر ڈسٹرکٹ کے ڈی۔ ایس پادری آرگنائزر ابسن صاحب اور ڈسٹرکٹ کے کل کارگذار صاحبان بہت دن سے اس دعا میں لگے ہوئے تھے۔ کہ خداوند یسوع مسیح وہ دن جلد لاوے کہ الوپ شہر خاص میں جہاں اس وقت آریہ صاحبان کا زیادہ زور ہے اور جہاں ہر ماہ میں ایک دفعہ گنگا اشنان کا میلہ پورن ماشی کے روز بڑے زور سے بھرتا ہے۔ اور اس میلہ کے وقت ہزاروں مرد عورت دور دراز کا سفر کر کے گنگا اشنان کرنے کی غرض سے ہر ماہ میں ایک دفعہ الوپ شہر ضرور آتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی میلہ کے وقت آزادی سے خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری دی جائے۔ تاکہ یہ لوگ بھی اپنے بُرے کاموں سے بچ کر خداوند یسوع مسیح کو دل سے قبول کریں۔ مگر جس وقت میلہ کے موقعہ پر منادی کی گئی اور انجیل کے حصہ فروخت کئے گئے تب تب آریہ صاحبان نے مسیحی منادوں کو ہر طور سے پریشان کیا۔ اور برابر اس کوشش میں لگے رہے کہ مسیحی مناد میلہ کے وقت میں منادی نہ کریں اور نہ انجیل کے حصہ فروخت کریں۔ مگر مسیحی مناد خداوند یسوع مسیح سے برابر دعا کرتے رہے۔ جس کا جواب ہم لوگوں

کو تاریخ ۱۳ اور ۱۴ جولائی ۱۹۲۶ء کو پورن ماشی کے میلہ میں یوں ملا کہ جس وقت پورن ماشی کا میلہ بڑے زور کے ساتھ انوپ شہر خاص میں بھرا۔ اس وقت بندہ نے میلہ کے وقت خداوند یسوع مسیح کی خوشخبری کو غیر مسیحیوں کے سامنے پیش کیا۔ بہت سے لوگ اس خوشخبری کو سنکر بہت ہی خوش ہوئے۔ اور بعض کہتے تھے کہ ہم لوگوں کو اب تک نہیں معلوم تھا کہ یسوع مسیح دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ سو اب سے ہم لوگ کوشش کرینگے کہ یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانیں۔ ادھر لوگ بڑے شوق سے یسوع مسیح کی خوشخبری کو سن رہے تھے۔ اور ادھر آریہ صاحبان کوشش کر رہے تھے کہ لوگ یسوع مسیح کی خوشخبری نہ سنیں مگر ان آریہ صاحبان کی کوشش بیکار رہی۔ اس طرح سے اس بڑے میلہ میں خداوند یسوع کو فتح ہوئی۔ اس میلہ کے وقت انجیل کے جو حصہ فروخت کئے گئے وہ ۵۰ تھے۔ اور پرچے جو تقسیم کئے وہ پانچ سو کے قریب تھے۔

سو ناظرین سے عرض ہے کہ آپ لوگ اس میلہ کے کام کو اپنی دعاؤں میں یاد کیجئے۔ زیادہ سلام۔

راقم وی۔ ایس۔ لائن از انوپ شہر

ضرورت

مجھے ۷-۸ سال کے لڑکے کیلئے ایک گورنس درکار ہے۔ اردو انگریزی کی معقول دستگاہ کے علاوہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا تجربہ ضروری ہے۔ ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ رکھنے والی اور ہارمونیم کی شناسائی اور گانے بجانے کا شوق بھی چاہئے۔ اگر کسی قسم کا سرٹیفکیٹ نہ ہو تو کسی پادری کا حوالہ دیا جائے تاکہ حسب ضرورت کوئی ضروری امر دریافت ہو سکے۔ گاؤں میں رہنا پڑیگا۔ کھانے اور رہنے کا انتظام ہمارے ذمہ۔ درخواست معہ فوٹو ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے فوٹو واپس کر دیا جائیگا۔ باقی باتوں کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہے۔ ایم۔ آر۔ رائے جنرلسٹ زمیندار ریاستہ بجبر تپور

اشتہار کتب

آیت الرجم۔ قرآن میں تبدیل کرنے کی آیت اور آنحضرت صحابہ کبار۔ محمد صاحب کے عہد میں یہ آیت توراۃ میں موجود تھی اور توراۃ میں اسکی صورت صفحہ ۳۲-۱ر

حضرت محمد اور کتاب مقدس۔ مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن میں محمد صاحب کے متعلق پیش خبریاں پائی جاتی ہیں۔ اس رسالہ میں بتایا ہے کہ یہ دعوے غلط اور بے بنیاد ہے۔ صفحہ ۴۸-۲ر

احادیث اہل اسلام۔ از پادری گولڈسیک صاحب۔ مسلمانوں کی حدیثوں کی ابتدا۔ ان کی معتبری کی سند۔ احادیث کی تقسیم۔ حدیثیں اور بائبل۔ حدیثیں اور قرآن۔ حدیثیں اور عقل۔ صفحہ ۱۴۰-۶ر

اسلام میں قرآن۔ قرآن کی صحت اور درستی کی محققانہ تفتیش صفحہ ۵۶-۲ر

الطریقت۔ اس کے مضامین یہ ہیں۔ خدا جو ہمارا وطن ہے۔ تصوف۔ باطنی طریقہ کی منزلیں۔ کمال کی طرف ترقی۔ کامل روحانی رہنما۔ پولوس کی زندگی سے مسیحی تصوف کا ثبوت۔ صفحہ ۹۸-۴ر

الولو۔ افریقہ کے باگونوں کے جنگل کے پر لطف حالات کا دلچسپ تذکرہ باتصویر۔ قیمت ۴ر

عیسیٰ ابن مریم۔ از پادری سلطان محمد خاں صاحب۔ جو مسلمان قرآن سے استدلال کرکے مسیح یسوع کی معجزانہ پیدائش صلیبی موت۔ اور صعود آسمانی کا انکار کرتے ہیں۔ بالخصوص احمدی اور سرسیدی مسلمان ان کا منہ بند کر دیا ہے۔ عالمانہ مگر نہایت سادہ طرز بیان واستدلال ہے۔ قرآن ہی سے مسلمانوں کو جواب دیا ہے۔ صفحہ ۱۱۲۔ قیمت ۸ر

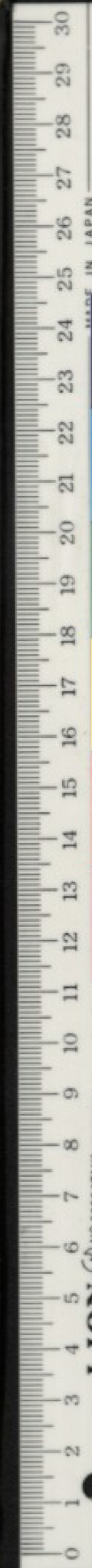
روح القدس از روئے قرآن و بائبل قرآن اور اس کی متعدد تفسیروں اور بائبل سے بتایا ہے کہ روح القدس کیا ہے۔ مسلمانوں اور مسیحیوں دونوں کے لئے مفید رسالہ ہے۔ صفحہ ۱۰۰ قیمت ۳ر

المشتہر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ یونائیٹڈ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اور چار خواتین اس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے متفرق اخراجات ۱۲ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے بجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ کبھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں حرفت ماعہ سے ۸ تک ہر دو کونل عہ سے ۸ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔



پادری ایچ۔ ای۔ وائلی صاحب منیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پریڈ پرنٹر چھپا۔